اس حال سے بچایا' جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔مشکوٰۃ)

۴۸-کسی کو ہنستا ہوا دیکھے تو اسے دعا دے: اضحک اللہ سِنَک (خدا تجھے ہنستا رہے - بخاری)

۴۹ - نیا چاند دیکھتے وقت کی دعا: اللہ اکبر اللّٰھم اھلہ علینا بالیمن والایمان والسلامۃ والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربنا وربک اللہ (اللہ اکبر۔ اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر امن اور ایمان، سلامتی اور اسلام اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں۔ اے چاند! ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔حصن حصین)

۵۰ - چاند پر نظر پڑتے وقت کی دعا: اعوذ باللہ من شر ھذا (میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے۔ ترمذی)

۵۱ - دشمنوں کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے: اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم (اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں تصرف کرنے والا بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں - ابو داؤد)

۵۲- اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے: اللّٰھم استر عورا تنا وامن روعاتنا (اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ۔ابوداؤد)

۵۳- ادائے قرض کے وقت کی دعا: اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عن من سواک (اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے، تو اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت فرما اور اپنے حلال کے ذریعے تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرمادے۔مشکوٰۃ)

۵۴ -محبوب چیز دیکھے تو کہے: الحمدللّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصلحت (سب تعریف اللہ کے لئے ہے، جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔مشکوٰۃ)

۵۵- بے اختیار کسی چیز کو دیکھ کر بد فالی آتے وقت کی دعا: اللّٰھم لایاتی بالحسنات الا انت ولایذھب بالسیات الا انت ولاحول ولاقوۃ الا بک (اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود دیتے ہیں اور برائیوں کو صرف آپ ہی دور کرتے ہیں۔ برائی سے بچانے اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف آپ ہی کو ہے۔)

۵۶-گناہوں سے معافی مانگنے کی دعا: اللّٰھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاۃ نقمتک وجمیع سخطک (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں نعمتوں کے چھن جانے سے اور عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک تیرے عذاب آنے سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے۔مسلم)

۵۷- شرک سے پاک رہنے کے لئے یہ دعا پڑھے: اللّٰہ اللّٰہ! ربی لا اشرک بہ شیئا. (اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔)

فائدہ: آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق جو شخص سونے سے پہلے اس دعا کو پڑھے گا تو اس کا اعمال نامہ شرک سے محفوظ رہے گا۔

۵۸ - مہلک امراض سے حفاظت کے لئے دعا: اللّٰھم انی اعوذ بک من البرص والجنون والجذام وسیء الاسقام (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص، جنون اور کوڑھ جیسی بیماریوں سے اور تمام بری بیماریوں سے۔ابوداؤد)

۵۹ - روزہ رکھتے وقت کی دعا: وبصوم غدنویت من شھر رمضان (اور میں نیت کرتا ہوں رمضان مہینے کے روزے رکھنے کی۔)

۶۰- روزہ افطار کرتے وقت کی دعا: اللّٰھم انی لک صمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلیٰ

رزقک افطرت (اے اللہ! آپ کے لیے میں نے روزا رکھا اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کے رزق پر اس کو افطار کیا۔)

۶۱-افطار کے بعد کی دعا: ذھب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء اللہ (جل گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوگیا ثواب اگر اللہ چاہے - ابوداؤد)

۶۲-استخارہ کی دعا: اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به. (اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ الٰہی! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے میرے لیے، دین اور دنیا اور انجام کار میں تو مقدر کر اس کو اور آسان کر اس کو میرے لیے پھر مجھے بھی برکت عطا کر اور اگر آپ کے علم میں یہ کام برا ہے میرے لیے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں تو دور کردیجئے اس کو مجھ سے اور دور کردے مجھے اس سے اور مقدر کر میرے لیے خیر جہاں کہیں ہو پھر مجھے اس پر راضی کر)

۶۳-قربانی کا جانور ذبح کرنے کی دعا: بسم اللہ اللھم تقبل منی ومن امة محمد ﷺ انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض علیٰ ملة ابراھیم حنیفًا وما انا من المشرکین ان صلٰوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک له وبذٰلک امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر. (اللہ کے نام سے، اے اللہ! میری اور محمد ﷺ کی طرف سے قبول کر، میں اس ذات کی طرف متوجہ ہوا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، ابراہیم علیہ السلام کے دین پر اس اللہ کی طرف یکسو ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور یہی حکم کیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ خداوندا! یہ تیرے فضل سے ہے اور تیرے واسطے، اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے)

۶۴- زندگی سے عاجز آنے کی دعا:

فائدہ: اگر کسی تکلیف یا کسی اور وجہ سے جینا برا معلوم ہو تو موت کی تمنا ہرگز نہ کرے۔ اگر دعا مانگنی ہے تو یوں مانگے:-

اللّٰھم احینی ما کانت الحیٰوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی (اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو - مشکوٰۃ)

۶۵- روح پرواز ہو جانے پر میت کی آنکھیں بند کر کے یہ دعا پڑھے: اللّٰھم اغفر لفلان وارفع درجته فی المھدیین واخلفه فی عقبه فی الغابرین وافسح له فی قبرہ ونور له فیه (اے اللہ! اس کو بخش دے اور ہدایت یافتہ بندوں میں شامل فرما کر اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان میں تو ان کا خلیفہ ہوجا۔ اے رب العٰلمین! ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ اور منور فرمادے۔ مسلم)

فائدہ: فلاں کی جگہ میت کا نام لیا جائے۔

۶۶- میت کے گھرانے کا ہر فرد اپنے لئے یوں دعا کرے: اللّٰھم اغفرلی وله واعقبنی منه عقبیٰ حسنة (اے اللہ! مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما - حصن حصین)

۶۷- جنازے کی دعا: اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھلنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان. (اے اللہ! بخش دے ہمارے زندہ کو اور ہمارے مردہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھئے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے اسے ایمان پر موت دے۔)

۶۸- نابالغ لڑکے کی دعا: اللّٰھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا و ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا (اے اللہ! اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور جس کی سفارش منظور ہوجائے۔)

۶۹- نابالغ لڑکی کی دعا: اللّٰھم اجعلھا لنا فرطا واجعلھا لنا اجرا وذخرا واجعلھا لنا شافعۃ ومشفعۃ (اے اللہ! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والی بنادے اور جس کی سفارش منظور ہوجائے)

۷۰- قبرستان جاتے وقت کی دعا: السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر (اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ ہمیں اور تمہیں اللہ بخشے۔ تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔ مشکوٰۃ)

فائدہ: بلندی یا سیڑھی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہیں' اترتے وقت سبحان اللہ کہنا چاہیے۔

۷۱- میت قبر میں رکھتے وقت کی دعا: بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ (اللہ کے نام۔ اور رسول ﷺ کے دین پر۔ عمدہ السلوک۔)

فائدہ: قبر پر جب مٹی ڈالے تو اول دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کہے منھا خلقنکم اور اس کو قبر میں ڈال دے۔ دوسری مرتبہ مٹی ہاتھوں میں لے کر فیھا نعیدکم کہے اور مٹی ڈال دے۔ تیسری مرتبہ ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ کہے اور مٹی ڈال دے (رکن دین) اور دفن کے بعد سورۃ بقرہ کا پہلا اور آخری رکوع پڑھے۔ (کتاب الصلوٰۃ)

۷۲- قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا: پہلی مٹھی ڈالتے وقت منھا خلقنکم (ہم نے اسی سے تم کو پیدا کیا) پڑھے۔ دوسری مٹھی ڈالتے وقت وفیھا نعیدکم (اور اسی میں ہم تم کو لے جائیں گے) پڑھے' اور تیسری مٹھی ڈالتے وقت ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ (اور پھر دوبارہ اسی سے تم کو اٹھائیں گے) پڑھے۔

مختصر وجامع دعائیں

☆ اللّٰھم انی اسئلک نفسا بک مطمئنۃ تؤمن بلقآئک وترضی وتقنع بقضآئک (اے اللہ! میں آپ سے اپنے نفس کا سوال کرتا ہوں جو اطمینان والا نفس ہو' جو آپ کی ملاقات پر ایمان رکھتا ہو' اور جو آپ کے فیصلوں پر راضی ہو' جو آپ کی عطا پر قناعت کرتا ہو)

☆ اللّٰھم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبہ عندک (اے اللہ! مجھ کو اپنی محبت دے اور اس کی محبت دے جس کے ساتھ محبت کرنا میرے لئے تیرے دربار میں کارآمد ہو۔ سنن ترمذی)

☆ اللّٰھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک (اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت رکھتا ہو۔ سنن ترمذی)

☆ اللّٰھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی (اے اللہ! میرے دل میں میری ہدایت کی چیز ڈال دی اور میرے نفس کے شر سے مجھے پناہ دے۔سنن ترمذی)

☆ اعوذ باللہ من طمع یھدی الی طبع (میں اللہ کی پناہ لیتا ہو ایسے لالچ سے جو باطن کی خرابی کی طرف لے جائے۔ مشکوٰۃ)

☆ اللّٰھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا. (اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔)

☆ اللّٰھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھوآء. (اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات سے)

☆ اللّٰھم طھر قلبی من النفاق – وعملی من الریآء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور (اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے، کیونکہ آپ آنکھ کی خیانت اور جو کچھ سینے میں چھپا ہے اس کو جانتے ہیں۔)

☆ اللّٰھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیتی. (اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اپنے سننے کی قوت کے شر سے اور دیکھنے کی قوت کے شر سے اور زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی خواہش کے شر سے)

☆ یا مصرف القلوب صرف قلوبنا الی طاعتک (اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو تو اپنی فرمابرداری کی طرف متوجہ رکھ)

☆ اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیہ (اے اللہ میں تجھ سے معافی اور صحت اور عافیت طالب کرتا ہوں)

☆ اللّٰھم انی اسئلک غنای وغنا مولای (اے اللہ! میں تجھ سے اپنی غنا کا اور اپنے (ہر) مددگار کے غنا کا سوال کرتا ہوں)

☆ اللّٰھم انی اسئلک عیشۃ تقیۃ ومیتۃ سویۃ ومردا غیر مخزی ولا فاضح (اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی اور موزوں موت کی اور بغیر کسی رسوائی اور فضیحت کے (دنیا سے) واپسی کی دعا مانگتا ہوں)

☆ اللّٰھم اغفرلی وارحمنی وادخلنی الجنۃ (اے اللہ! تو میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل کردے)

دعا

یا رب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے پھر ذوقِ تقاضا دے
محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے
پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے

علامہ محمد اقبالؒ

اور چیلنج نہیں ہے۔ ان کو اسلام کے نظریاتی دین اور فطری و معتدل پروگرام کے حوالہ سے شدید پریشانی لاحق ہے۔ امریکی دانشور سمجھتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ تہذیب اپنے خاتمہ کے قریب ہے۔ مغربی معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ اقتصادی اور معاشی طور پر ہم پستی کی طرف مائل ہورہے ہیں۔ بے روز گاری کی شرح میں روزافزوں اضافہ ہورہا ہے۔ خوف، مایوسی اور بے اطمینانی معاشرے پر سایہ فگن ہے۔ ایسے حالات میں امریکہ کا مستقبل کیا ہوگا؟ اس کے لئے کسی پیشینگوئی کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے برعکس مسلم دنیا چاہے غربت، جہالت اور معاشی عدم استحکام کا شکار ضرور ہے مگر اس کو زندہ رہنے کے لئے جس بلند نظریہ اور اعلیٰ اقدار کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان کے پاس موجود ہیں۔ وہ طویل عرصہ کفر کی غلامی میں رہنے کے بعد آزاد ہوئے ہیں اور آزادی کے بعد انہوں نے اپنا تشخص تلاش کرلیا ہے۔ بھولا ہوا سبق ان کو یاد آرہا ہے۔ عہد ماضی کے واقعات اور اس کے نتائج پر وہ گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر وہ بیداری کے عمل سے گذر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو عام طور پر دو چیزوں نے کمزور کیا تھا۔ ایک دین کو سیادت سے جدا ہونے کے نظریہ نے اور دوسری چیز جہاد فی سبیل اللہ سے غافل رہنے نے۔

گذشتہ پچاس سالہ زندگی میں مسلم دنیا نے اسلام کو ایک دین (ضابطہ حیات) سمجھ لیا ہے۔ ایک اسلامی فلاحی ریاست کے قیام کا تصور بھی ان کے سامنے آچکا ہے۔ دوسرا اقامت اسلام کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کی راہ کا تعین بھی ان کی سمجھ میں آچکا ہے۔ اب بیس پچیس سالوں سے دنیا کے اکثر ملکوں میں اسلام کی فلاحی ریاست کے قیام اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے انتظامات کی جدوجہد بھرپور انداز میں ہورہی ہے۔ اس اثنا میں فرقہ واریت، گروہ بندی اور انتشار امت کے جراثیم کے خلاف بھی بڑے پیمانہ پر تحریری اور عملی کام کا آغاز کردیا گیا ہے۔ ایران کے اسلامی انقلاب، افغانستان میں عادلانہ حکومت، فلسطین اور لبنان میں جہادی کارنامے، کشمیر میں آزادی کی جنگ، چیچنیا میں جہادی مزاحمت وغیرہ مسلم دنیا کے حالیہ عظیم کارنامے ہیں۔ یہ مسلم کارواں اپنی منزل کی طرف بھرپور پیش رفت کررہا ہے۔ اسی عمل کو مغربی

مخدوم عبدالواحد صدیقی سیوستانیؒ | ترجمہ: مولانا سعید احمد بھٹو | (قسط: ۵)

بیاض واحدی

سـوال: علماء کا اس بارے میں کیا قول ہے کہ سونے کے زیورات بناتے وقت آگ میں گرم کرکے پانی میں ڈالے جاتے ہیں جس میں خنزیر کے بال ہوتے ہیں، پھر ان کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ کیا اس طرح سے تیار شدہ زیورات کو پاک پانی میں تین بار دھونا ضروری ہے؟ یا گرم کرکے ہر بار پاک پانی میں ٹھنڈا کیا جائے اور یہ عمل تین بار دہرایا جائے؟ منیۃ المصلی میں ہے کہ لوہے کو گرم کرکے ناپاک پانی میں ٹھنڈا کیا جائے تو پاک نہیں ہوگا، یہاں تک کہ اسی طرح تین بار گرم کرکے ہر بار پاک پانی میں ٹھنڈا کیا جائے۔ کیا زیورات کے بارے میں بھی یہی حکم ہے؟ بیان کریں اور اجر حاصل کریں۔

جـواب: بظاہر ایسے زیورات تین بار پاک پانی میں دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں۔ تین بار گرم کرکے ہر بار پاک پانی میں ڈالنا ضروری نہیں، کیونکہ زیورات کو ناپاک پانی میں نجاست جذب کرنے کے لئے نہیں، ٹھنڈا کرنے کی غرض سے ڈالا جاتا ہے، جبکہ لوہے کو پانی پلانے کا جو طریقہ ہے، اس سے اس میں نجاست جذب ہوجاتی ہے جو چھری وغیرہ کی تیزی اور صفائی کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ زیورات کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ان کو گرم کرکے ناپاک پانی میں ڈالنے کا مقصد ٹھنڈا کرنا ہوتا ہے۔ بفرض محال تسلیم کر لیا جائے کہ اس طریقہ سے زیورات میں ناپاک پانی جذب ہوتا ہے تو بھی اتنا کم مقدار میں جذب ہوتا ہے کہ دھونے سے وہ نجاست نکل جاتی ہے، جیسا کہ طریقہ محمدیہ میں ہے۔ محیط سرخسی میں ہے کہ جب نجاست ایسی چیز کو لگے جس میں وہ جذب نہیں ہوتی مثلاً پتھر، لوہا وغیرہ تو وہ تین بار دھونے سے پاک ہوجائے گی، اسے نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ بعینہٖ یہی حکم ان چیزوں کا ہے جن میں کم مقدار میں مائعات جذب ہوتی ہیں، مثلاً انسانی جسم، چمڑے کا موزا یا جوتا۔ کیونکہ ایسی قلیل نجاست دھونے سے نچوڑے بغیر نکل جاتی ہے۔ ایسی صورت میں منطقی طور اسے جذب ہونا نہیں کہیں گے۔ جبکہ پانی طبعاً ٹھنڈا ہے گرم چیزوں میں فوراً جذب ہوجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس کی دلیل کہ سونے کے زیورات میں پانی جذب ہوجاتا ہے عالمگیریہ کی یہ عبارت ہے: جب چھری جیسی چیز میں نجاست جذب ہوجائے یا مٹی کے نئے برتن یا اینٹ میں شراب لگ جائے تو امام ابویوسفؒ کے نزدیک چھری کو تین بار پاک پانی پلایا جائے اور اینٹ اور مٹی کا برتن ہو تو تین بار دھویا جائے، اور ہر بار خشک کرکے پاک کیا جائے۔ جواہر الاخلاطی میں ہے کہ چھری کو ناپاک پانی پلایا جائے یا نیا مٹی کا برتن اور اینٹ جسے پاک پانی بالکل نہ لگا ہو اگر اس میں ناپاک پانی لگ جائے تو امام حسن شیبانی کے قول کے مطابق کسی طرح پاک نہ ہوگا۔ قاضی (ابویوسف) کے قول کے مطابق لوہے کی چیز میں تین بار پاک پانی چڑھایا جائے اور مٹی کا نیا برتن اور اینٹ وغیرہ تین بار پاک پانی سے دھوکر خشک کی جائے تو پاک ہوجائے گی اور یہی قول پسندیدہ ہے۔ قہستانی میں ہے کہ اگر اس میں ناپاک پانی پہنچے تو اسے تین بار پاک پانی پلایا جائے۔ ان عبارات سے واضح ہوا کہ مسئلہ کا دارومدار اس امر پر ہے کہ متعلقہ چیز نجس پانی وغیرہ کس تناسب سے جذب کرتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(حررہ الفقیر عبدالواحد السیوستانیؒ)

سـوال: پانی کے بڑے یا چھوٹے برتن سے کتا پیئے اور اندازاً اتنا پانی برتن میں ڈالا جائے کہ ناپاک پانی باہر نکل جائے تو باقی ماندہ پانی اور برتن پاک ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح اگر دودھ یا تیل کے برتن میں ناپاک پانی گر جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے یا نہیں؟

جواب: بظاہر اس طرح کا پانی پاک ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بحر میں ہے کہ: اگر چھوٹا حوض ناپاک ہوجائے، پھر اس میں نیا پانی ڈالا جائے جس کی وجہ سے اس کی حالت بدل جائے چاہے معمولی مقدار میں ہی نکل جائے تو پاک ہوجائے گا۔ نیز کہا گیا ہے کہ اس وقت تک پاک نہ ہوگا جب تک گری ہوئی مقدار جتنا پانی نکل نہ جائے ہے، مگر پہلا قول صحیح ہے (محیط' قہستانی' ابراہیمشاہیہ' دستور القضاۃ) اسی کو فقیہ ابوجعفر نے اختیار کیا ہے۔ اس اعتبار سے وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا۔ حمام کے گیزر وغیرہ میں ناپاک چیز گرجائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ فتح القدیر میں ہے کہ تمام مائعات (بہنے والی چیزیں) پانی کے حکم میں ہیں۔ جامع الرموز میں ہے کہ مائع اور شیرہ پانی کے حکم میں ہیں۔ ناپاک ہوجائے تو اسی جنس کی چیز ڈال کر مذکورہ طریقہ کے مطابق اسے پاک کیا جائے۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی تطہیر کا یہی شرعی حکم ہے۔ واللہ اعلم (حررہ فقیر عبدالواحد السیوستانی)

سوال: بھنگ کے پتوں سے کاغذ بنائے جاتے ہیں، کیا وہ کاغذ ناپاک ہوگا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھنگ کے بارے میں ناپاک ہونے کا حکم ہے۔ مگر اس کی یہ ناپاکی اس وجہ سے ہے کہ اس میں نشہ پیدا کرنے کی علت ہوتی ہے، ورنہ عموماً اس کا وہی حکم ہے جو عام پاک نباتات کا ہے۔ اس لئے جب اسے پانی میں دھوکر پاک صاف کرکے رسی بٹی جائے یا کاغذ بنایا جائے تو بظاہر اس کے ناپاک ہونے کا کوئی سبب نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں نجاست نہ عملاً موجود ہوتی ہے اور نہ ہی بالقوۃ، اس صورت میں اس کا حکم اس شراب کا ہے جس کی نشہ کی علت زائل کرکے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا بھنگ کے ایسے پتوں سے کاغذ وغیرہ بنایا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(نوٹ) واضح ہو کہ سوکھی حشیش بذات خود نجس نہیں جیسا کہ ردمحتار میں ہے کہ علماء میں سے کسی نے اسے ناپاک نہیں کہا ہے (مترجم)

سوال: کنگھی کرنا سنت ہے؟ کسی کی اجازت سے اس کی کنگھی اور مسواک استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جیسا کہ مدارک سے معلوم ہوتا ہے، کنگھی کرنا مستحب ہے۔ مسواک اور کنگھی مالک کی اجازت سے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (فتاویٰ خیریہ) واللہ اعلم بالصواب۔

فائدہ (۱) بحر میں ہے کہ ظاہری اور حکمی اعتبار سے منی کے خروج سے غسل اس وقت واجب ہوگا جبکہ وہ باہر نکلے۔ جب یہ بات مخفی ہو تو ضروری ہے کہ کوئی ایسا سبب قائم کیا جائے جس سے معلوم ہو کہ اس کا اخراج ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ذکر کے فرج میں داخل ہونے کے باوجود انتشار نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوگا، واللہ اعلم بالصواب

فائدہ (۲) عالمگیریہ میں ہے کہ انسانی جسم سے جو چیز نکلے اور اس وجہ سے غسل یا وضو فرض ہوجائے، تو وہ ''نجاست غلیظہ'' ہے، مثلاً پیشاب، پاخانہ، منی، چھوٹے بچے بچی کا پیشاب، دودھ کے علاوہ اور غذا استعمال کرے یا نہ کرے (الاختیار شرح المختار) واللہ اعلم

سوال: غسل کرکے پیشاب کیا اور منی کے قطرات باہر نکلیں تو کیا اس وجہ سے دوبارہ غسل کرنا ہوگا؟

جواب: بظاہر اگر پیشاب کرنے، سونے اور چلنے سے پہلے قطرات نکلیں تو امام ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک دوبارہ غسل کرنا واجب ہے۔ امام ابویوسف کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ صورت دیگر کسی کے نزدیک غسل کا اعادہ نہیں۔ بحر میں اس کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ مؤخرالذکر صورت میں ایسے خارج شدہ قطرات منی کے نہیں بلکہ مذی کے شمار ہوں گے۔ کیونکہ پیشاب کرنے، سونے اور گھومنے پھرنے سے شہوت کا مادہ ختم ہوجاتا ہے۔ بشرطیکہ کافی چلے پھرے (المجتبیٰ) اور یہی زیادہ مناسب ہے کیونکہ چند ایک قدم چلنے سے مذکورہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے چند ایک قدم چلنے کو ''کافی چلنا'' نہیں کہہ سکتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال: اگر سوکھا کپڑا گوبر وغیرہ پر رکھا جائے اور اس

میں گوبر ظاہر ہوجائے مگر اس کی آلودگی سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے تو کیا کپڑا ناپاک ہوجائے گا؟

جواب: زیادہ صحیح قول کے مطابق کپڑا ناپاک نہیں ہوگا (صغیری- مجموع خانی) مگر بظاہر ناپاک ہوجائے گا، بالخصوص جبکہ اس کا رنگ اور بو کپڑے میں ظاہر ہو۔ شرح منیۃ المصلی میں ہے کہ مبلول یعنی مرطوب ہونے سے مقصود بذات خود نجاست آلودہ ہونا نہیں بلکہ مطلوب یہ ہے کہ اس کی رطوبت اور تری میں کپڑا خراب ہوجائے تو ناپاک ہوجائے گا۔ اسی طرح نجاست کا رنگ بو وغیرہ ظاہر نہ ہو تو پاک کپڑا ناپاک نہ ہوگا ہواللہ اعلم

سوال: پانی، دودھ، روغن وغیرہ کا برتن ناپاک ہوجائے اور ان چیزوں میں ان ہی کی جنس ڈال کر ان کو جاری کیا جائے تو اس طریقہ سے وہ ناپاکی ختم ہوگی یا نہیں؟ اگر جواب "ہاں" میں ہے تو پھر فرائض الاسلام کے خلاف ہے، جس میں ہے کہ "پندرہواں فرض: زمین میں نصب شدہ برتن کا پانی ناپاک ہوجائے کہ تین بار دھوکر پاک کیا جائے۔" نیز لکھتے ہیں: بیسواں فرض: اگر دودھ یا پگھلا ہوا گھی وغیرہ ناپاک ہوجائے تو پانی کی کچھ مقدار ڈال کر اسے ابالا جائے یہاں تک وہ پانی (بھاپ بن کر) ختم ہوجائے۔

جواب: بظاہر دونوں طریقوں میں تضاد نہیں، کیونکہ فرائض الاسلام میں جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ ناپاک بہتی چیز کو پاک کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اسی طریقہ کے مطابق مذکورہ اشیاء پاک کریں اور چاہیں تو جاری پانی کے حکم میں لاکر پاک کریں، کوئی ایک طریقہ لازمی نہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ ناپاک شدہ پانی وغیرہ کی کچھ نہ کچھ مقدار نکل جائے، یہی قول صحیح اور پسندیدہ ہے۔ ضعیف قول کے مطابق ضروری ہے کہ اس برتن یا حوض وغیرہ میں جو کچھ ہے وہ سب نکل جائے (بحر بحوالہ محیط) پہلا قول زیادہ صحیح ہے (قہستانی) یہی بات مختار ہے (ابراہیم شاہیہ) بہنے والی تمام چیزوں کا وہی حکم ہے جو پانی کا ہوتا ہے کم ہو یا زیادہ (فتح القدیر) ہر بہتی چیز اور شیرہ کا وہی حکم ہے جو پانی کا ہے (جامع الرموز) کنواں یا حوض ناپاک ہوجائے پھر اس میں پانی ڈال کر اسے بھرا جائے، یہاں تک کہ کچھ بہہ جائے تو پاک ہوجائے گا۔ فقیہ ابوجعفر نے اسی کو پسند کیا ہے۔ حمام میں جس برتن میں پانی گرم کیا جاتا ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (دستور القضاۃ) ان روایات سے واضح ہوا کہ ناپاک چیز میں اس کی جنس ڈال کر اسے جاری پانی کی حالت میں لایا جائے تو پاک ہوجائے گی۔ پس کس طرح باور کیا جاسکتا ہے کہ مذکورہ چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ فرائض الاسلام کے برعکس ہے؟ کہنا یہ چاہئے کہ مذکورہ کتاب میں بہتی اشیاء کو پاک کرنے کا اور طریقہ بتایا گیا ہے۔ لہٰذا اس حقیقت کا ادراک کرنا چاہئے کہ "فرائض الاسلام" میں جو فرائض متعین کیے گئے ہیں وہ اسی کے لئے ہیں جو اس طریقہ پر چلے۔ اگر کوئی اور طریقہ اپنانا چاہے تو مذکورہ کتاب کی متابعت لازمی نہیں، جیسا کہ ہم زیر بحث مسئلہ میں دیکھ رہے ہیں۔ ایک اور مثال لیں۔ فرائض الاسلام میں ہے کہ "اگر کنوے سے جانور برآمد ہو جس میں خون بہتا ہو تو اس کا پورا پانی نکالا جائے۔" اس کے برعکس فتح القدیر میں ہے کہ اسے پاک کرنا کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے پہلو میں شگاف کرکے پانی ڈالا جائے۔ جب تھوڑا بہت پانی نکل جائے تو کنواں پاک ہوجائے گا کیونکہ اب وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگیا۔ اس مسئلہ میں بھی نہیں کہا جاسکتا کہ یہ طریقہ فرائض الاسلام میں بیان کردہ طریقہ کے برعکس ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سوال: کٹے ہوئے دل سے نکلا ہوا خون جاری ہوجائے یا گردن کی رگوں سے بہتا خون نکل کر گوشت یا کپڑے میں لگ جائے تو وہ ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب: ناپاک ہوجائے گا (المضمرات، مجموع خانی، قنیہ) مؤخرالذکر کتاب کے مطابق ایک روایت اس کی پاک ہونے کی ہے۔ بکری کے دل کا خون پاک ہے۔ (بحر بحوالہ روضۃ الناطفی) اسی روایت کو درمختار میں اختیار کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم